ان آدم فتخر بی وانا افتخر برجل من امتی اسمه نعمان وکنیته ابو حنیفه هو سراج امتی

الحمد لله والمنه دریں ایام مسرت انضمام که این رساله لطیفه و نسخه شریفه مسمی به

فضائل ابو حنیفه رح

باهتمام تمام بنده اثیم محمد ابراهیم خلف احمد قلندر صاحب

در مطبع نامی احمد قلندر مدراس حلیهٔ طبع در بر کرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و احسان ہی خدای پاک کا — آدمی جسنے بنایا خاک کا

آسمان اوسنے بنایا بے ستون — جس مین تارے ہین بہت حد سے فزون

چاند سورج سے جہان روشن کیا — راتدن گردش مین دونون کو رکہا

انبیا بھیجے ہدایت کے لئے — اولیا جنکے ہوئے ہین فیض سے

سب سے بہتر ہین محمد مصطفےٰ — فخر عالم سید ہر دوسرا

تا قیامت ہو جیو اپر سلام — اور اونکے آل و یاران پر تمام

اور جتنے مجتہد ہین دین کے — رحمت حق حشر تک اونپر رہے

بعد اوسکے جاننا چاہئے کہ کئی برس پہلے اس عاجز نے بعض احباب کی فرمایش سے فقہ اکبر کا ترجمہ اردو زبان مین کیا تھا - وہ ترجمہ کئی مرتبہ چھپا مگر صاحبان چھاپہ نے اسکی صحت مین جیسا کہ چاہئے اہتمام نہ کیا لہذا اندنون مین برادر دینی اور دوست قدیمی زبدہ کونین حاجی محمد حسین صاحب نے اصرار کیا کہ بعضے حالات حضرت امام ابو حنیفہؒ کی بھی تیمنا و تبرکا اس ترجمہ کی اول مین لکھے جائین تا اس مرتبہ یہہ رسالہ

الا صحت کے ساتھہ واسطے فایدہ مسلمان بھائیونکی چھاپہ کیا جاے - ہرچند فضل و کمال امام صاحب کے سارے جہان پر روشن ہین اور صدہا کتابین آپ کے مناقب مین موافق و مخالف مذہب سے تصنیف ہین لیکن بعضے دشمنون اور کتنے متعصبون شافعی مذہب نے امام پر طعن بھی کئے ہین اور اس زمانہ مین بھی مبتدعین نے اماموں کے حق مین زبان درازی شروع کی ہے خصوص ہمارے امام کی شان مین لہذا یہہ عاجز آپ کا صحیح حال اکثر شافعی مذہب کی کتابون سے لکھتا ہے تا کسی مبتدع کو یہہ گمان نہو کہ اپنی مذہب والون کا مبالغہ ہی خدایا ان بزرگونکی تصدق سے اس عاجز کی عاقبت بخیر کر اور جو اس ترجمہ کا باعث ہی اور جو نیک نیتی سے مطالعہ کرے اون سب کی مرادین حاصل کر - اب یہان سے سنا چاہئے کہ امام اعظم کا نام نعمان بن ثابت ہی اور کنیت ابو حنیفہ اور نسب مین اختلاف ہی تہذیب الکمال مین احمد بن عبداللہ سے منقول ہی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے کہا میرے باپ شاذان مروزی نے کہ سنا مین نے اسمٰعیل سے وہ کہتے تھے مین بیٹا ہون حماد بن نعمان بن ثابت بن مرزبان کا فارس کی احرار لوگون سے واللہ ہمارے بزرگون سے کوئی کبھی غلام نہ تھا میرے دادا ثابت کو اونکے باپ حضرت علیؓ کے پاس لے گئے تھے آپنے دعای برکت اونکی اور انکی ذریت کی واسطے فرمائے ہم کو امید ہے کہ اللہ تعالی نے اونکی دعا ہمارے حق مین قبول کی اور یہہ وہی مرزبان ہی کہ جسنے نوروز کے دن حضرت علیؓ کے پاس فالودہ ہدیہ بھیجا تھا آپنے فرمایا نیروزنا کل یوم ہمارا ہر دن نوروز ہی اور تواریخ ابن خلکان مین لکھا ہے نعمان بن ثابت بن زوطا بن ماہ کابل کے لوگون سے ہین احمد بن اسحٰق کہتے ہین زوطا غلام

آزاد تھے بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کی اور معدن الیواقیت مین اور چند قول بھی لکھے ہین
حقیقت حال کی اللہ جانے واقدی اور سمعانی نے امام ابو یوسف سے نقل کیا ہی کہ
امام اعظم سن اسی مین پیدا ہوئے اور اتفاق ہی محدثین اور مورخین کا کہ امام کے
زمانے مین کتنے اصحاب تھے ایک اونسے انس بن مالک کہ بصرہ مین سب اصحاب
کے بعد سن اکانوے یا ترانوے یا سانوے برس کے ہوکر حجاج
کے مرنے سے دو برس پہلے دنیا سے تشریف لے گئے اونکے وفات کے وقت امام
گیارہ یا تیرا برس کے تھے کذا فی مدینۃ العلوم ومعدن الیواقت واعلام الاخیار وغیرہا
کہتے ہین امام نے حضرت انس سے تین حدیثین روایت کی ہین **حدیث پہلی**
طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ علم کا دہوندہنا ہر مسلمان پر فرض ہی **حدیث**
دوسری اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ بیشک اللہ دوست رکھتا ہی فریاد
رسی غمگین کی **حدیث تیسری** لَوْ وَثِقَ الْعَبْدُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى ثِقَةَ الطَّيْرِ
لَرَزَقَهُ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا اگر اعتماد کہتا بندہ
اللہ پر جیسا پرندہ رکھتا ہی بیشک رزق پہونچاتا اللہ جیسا پرندہ کو دیتا ہی صبحکو خالی
پیٹ جاتا ہے شام کو کہاکر پھرتا ہی کذا فی الطحطاوی دوسرے عبد اللہ بن ابی اوفی
بن علقمہ کوفی مین سن چھیاسی یا ستاسی مین سب اصحاب کے پیچھے رحلت فرمایا
ہین انکی آخر وقت مین امام چھہ یا سات برس کے تھے ابن حجر اپنے مختصر مین لکھتے
ہین پانچ برس کا سن سماع حدیث معتبر ہی لہذا اسمٰعیل بخاری نے محمود بن ربیع
کی روایت پانچ برس کے سن کی قبول کی ہی امام نے اونسے یہہ روایت کی ہی مَنْ
بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ جو

[خ]دا کے واسطے مسجد بنائی اگرچہ لوی کے گہونسلے برابر ہو اللہ اوسکے لئے جنت مین گھر
[بن]ایگا کذا فی الطحطاوی تیسری سہل بن سعد ساعدی کہ مدینہ مین سب اصحاب کے
[بع]د آخر سن اٹھاسی یا اکانوے مین جنت کو تشریف لے گئے ہین اونکے آخر عہد
[مین] امام آٹھہ یا گیارہ برس کے تھے مدینۃ العلوم مین مذکور ہی امام نے انکا زمانہ
[پ]ایا لیکن روایت نہین کی چوتھی ابو طفیل عامر بن واثلہ کہ مکہ مین سارے
[ج]ہان کے اصحاب کے بعد سن ایکسو دو مین رحلت فرما ہوئے ہین اور پہلا حج امام نے
[س]ن چھیانوے ہجری سولہ برس کی عمر مین کیا ہی ملاقات نہ کرنا امام کا ابو طفیل سے
[ج]ہان مین ایک صحابی اسوقت باقی رہے تھے اور لوگ اصحاب کو دہونڈہکر ملاقات
[ک]رتے تھے نہایت مستعبد ہی ان چار اصحاب کا ہونا امام کے وقت مین متفق علیہ ہے
[بل]کہ علامہ کفوی کہتے ہین کہ ان چارون سے روایت بہی ثابت ہی اور امام نووی
[شا]فعی تہذیب الاسما مین اور یافعی شافعی اپنے تاریخ مین لکھتے ہین کہ سوا ان
[چ]ار کے اور چند اصحاب کے ہونے مین امام کے وقت اور روایت کرنے مین امام کے
اونسے لوگون کو شک ہی از انجملہ معقل بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن
انیس اور عایشہ بنت عجرد اور بعضے واثلہ بن الاسقع اور عبد اللہ بن جزء کو بہی ذکر
[کر]تے ہین طحطاوی مین لکہا ہی امام فرماتے ہین کہ چودہ برس کا تہا کہ عبد اللہ بن انیس
[س]ن چورانوے مین کوفے مین آئے ہین نے اونسے یہہ حدیث سنی حُبُّكَ الشَّيْءَ
يُعْمِيْ وَيُصِمُّ دوستی چیز کی اندہا بہرا کر دیتی ہے یعنے اوسکی عیب دیکہنے سننے سے
[اور] عایشہ بنت عجرد سے امام نے یہ حدیث روایت کی ہی اَكْثَرُ جُنْدِ اللّٰهِ فِي
الْاَرْضِ الْجَرَادُ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ بڑا لشکر اللہ کا زمین مین ٹدیان ہین

اور انصار سے اور جو اونکے تابع ہین نیک بات مین خوش ہی اللہ اونسے اور وہ ا[illegible]
سے اور وہ تیار کر رکہے ہین اللہ نے اونکے لئے باغ جنکے نیچے نہرین بہتی ہین غرض
مرتبہ تابعی ہونے کا چارون مجتہد سے انہین کے واسطے خاص ہے اسواسطے کہ ا[illegible]
مالک سن ترانوے یا چورانوے یا ستانوے مین پیدا ہوئے ہین اور لڑکائی [illegible]
انکا تشریف فرما ہونا مکے مین ثابت نہین تا احتمال ہو ابو طفیل سے ملاقات کا ا[illegible]
ابن صلاح نے تصریح کی ہے کہ امام مالک تبع تابعین سے ہین کہ اونکو کسی صحابی
ملاقات نہین ہوئی اور امام شافعی شاگرد امام مالک کے سن ڈیڑھ سو مین پ[illegible]
ہوئے اور امام احمد بن حنبل شاگرد امام شافعی کے ایک سو چونسٹھہ مین پیدا [illegible]
ان دونون صاحبون کے زمانے مین تو کسی طرح صحابی کے ہونیکا احتمال نہین [illegible]
سن ایک سو دو کے بعد کوئی صحابی آدمیون سے روی زمین پر باقی نہ رہا پس ثابت [illegible]
کہ امام اعظم کا مرتبہ اور ائمہ مجتہدین سے نہایت برتر ہے اور داخل ہین قرن
ثانی مین بموجب اس حدیث شریف کے خیرکم قرنی ثم الذین یلونہم
ثم الذین یلونہم یعنے بہتر تم سے ہمارے زمانے والے ہین پھر جو اونکے پیچھے
آوین پھر جو اونکے پیچھے آوین یعنے زمانہ ہمارا اور ہمارے اصحاب کا بہتر ہے پھر زمانہ [illegible]
کا پھر اون [illegible] دیکھنے والون کا جو تبع تابعین کہلاتے ہین علامہ کفوی کہتے [illegible]
امام تابعین کے زمانہ مین مجتہد تھے کہ علم دین کے تعلیم فرماتے تھے اور تابعین
کبار سے مناظرہ کرتے تھے چنانچہ مناظرہ اونکے شعبہ سے نذر بالمعصہ مین مشہور [illegible]
اور اجماع تابعین کا انکے وقت مین بغیر آپ کے معتبر نہ تھا امام فرماتے ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اور اصحاب کا فرمانا ہمارے سر اور آنکھون پر مسلم [illegible]

[illegible] کے تابعین سے منقول ہی اونکا اور ہمارا قول برابر ہی اور ہم اور وہ برابر یعنی اونکی بات
ہم پر مان لینا واجب نہین اس کلام سے بہی آپ کا تابعی ہونا نکلتا ہی اور مسند
خوارزمی مین سیف الائمہ سائلی سے نقل ہے امام نے چار ہزار تابعین سے علم سیکھا ہی
اور آپ سبب کمال احتیاط کی جو مسئلہ قرآن وحدیث سے نکالتے جب تک
[illegible] اساتذہ پسند نہ کرتے اوسکی اجازت نہ دیتے نقل ہی کہ جب کوفے کے
مسجد جامع مین مسند افادہ پر بیٹھے ہزار شاگرد آس پاس تھے اونمین سے چالیس
شاگرد وحید مجتہد قریب حاضر رہتے جو مسئلہ استخراج کرتے اونسے مناظرہ اور مشورہ
کرتے اور حدیثون اور اصحابون کے قول کو جو جسکو یاد ہوتا سنتے اور جو آپ کو یاد
ہوتا فرماتے جب خوب چھن چھنا کر مہینے دو مہینے کے بعد ٹھیک ہو جاتا تب حکم
فرماتے خطیب نے تاریخ بغداد مین لکھا ہی امام نے علم سیکھا ہی حماد بن سلیمان
اور عطا بن ابی رباح اور ابی اسحق شعبی اور ہاشم بن حبیب اور محمد بن المنکدر وغیرہم
تابعین کبار سے لیکن نسبت شاگردی کی حماد کے طرف مشتہر ہی حماد شاگرد ہین ابراہیم
نخعی کے وہ شاگرد ہین علقمہ اور اسود اور شریح قاضی کے یہہ تینون شاگرد ہین حضرت
عمر اور حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود کے امام نووی تہذیب مین نقل کرتے ہین
کہ ایک مرتبہ امام ابو جعفر بادشاہ کے پاس گئے اوسنے پوچھا آپنے کس سے علم سیکھا
کہا حماد سے انہون نے ابراہیم نخعی سے انہون نے حضرت عمر حضرت علی عبداللہ بن مسعود
عبداللہ بن عباس سے ابوبکر بن نجیب کہتے ہین فقہ کو بویا عبداللہ بن مسعود نے
اور سینچا علقمہ نے اور پکایا ابراہیم نخعی نے اور کاٹا حماد نے اور پیسا ابو حنیفہ نے

ہم تقسیم کرتے ہین اور حنیفہ کی کتابون مین بہت حدیثین امام کی فضائل مین منقول
ہین چنانچہ درمختار وغیرہ مین یہہ حدیث نقل کی ہی اِنَّ آدَمَ فَتَخِرَ بِی وَاَنَا اَفتَخِرُ
بِرَجُلٍ مِنْ اُمَّتِی اِسْمُہٗ نُعْمَانُ وَكُنْيَتُہٗ اَبُو حَنِیْفَةَ وَھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِی یعنے
حضرت آدم نے فخر کیا ہی اولاد مین مجھہ سے اور مین فخر کرتا ہون اپنی امت مین نعمان
ابو حنیفہ کے ساتہہ وہ میری امت کا چراغ ہی نقل کیا ہی اس حدیث کو فقیہ ابو اللیث
نے بھی تقدمہ شرح مقدمہ مین اور مثل اس حدیث کے چند حدیثین اسم و لقب کے ساتہہ
فقہا مذکور کرتے ہین کہ محدثین کو اون سب مین کلام ہی چنانچہ ابن جوزی حدیث
مذکور کے حق مین کہتے ہین یہہ حدیث موضوع ہی اور ضیاء معنوی شرح مقدمہ غزنوی
مین لکھا ہی یہہ ابن جوزی کا تعصب ہی ورنہ اس حدیث کی روایت طُرُق متعددہ سی
ثابت ہے واللہ اعلم اور سیوطی تبییض الصحیفہ مین لکھتے ہین امام کی مناقب کو حدیث
موضوع سے ثابت کرنیکی حاجت نہین صحیح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ وہ امام کی حق مین بشارت ہی لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا
لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِنْ فَارِسٍ اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا پاتے اوس سے فارس کے
لوگ اور صحیح مسلم مین یہہ روایت ہی لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَذَھَبَ بِہٖ
رَجُلٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسٍ اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا لے جاتا اوسکو ایک مرد فارس
کے لوگون سے اور طبرانی معجم کبیر مین اسطرح منقول ہے لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا
بِالثُّرَیَّا لَا تَنَالُہٗ الْعَرَبُ لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِنْ فَارِسٍ اگر ایمان ثریا پر معلق ہوتا کہ
عرب اوسکو نہ پاتے بیشک حاصل کر لیتے اوسکو فارس کے مرد اور ابو نعیم نے حلیہ مین
ابو ہریرہ سے روایت کی ہی لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ رِجَالٌ مِنْ اَبْنَاءِ

فَارِسٍ اگر علم ثریا کے پاس ہوتا بیشک لیتے اوسکو فارس کے مرد ابن حجر خیرات الحسان
مین لکھتے ہین امام مالک سے امام شافعی نے پوچھا تم نے ابو حنیفہ کو دیکھا ہی فرمایا دیکھا
ایسا شخص تھا اگر چاہتا تو زور تقریر سے اس ستون کو سونیکا بنا دیتا اور حرملہ بن
یحیی نے امام شافعی سے نقل کیا ہی اَلنَّاسُ عِیَالٌ فِی الْفِقْہِ عَلٰی اَبِی حَنِیْفَةَ
سب لوگ فقہ مین پرورش یافتہ ہین ابو حنیفہ کے اور ایک روایت مین یون ہے
مَنْ اَرَادَ اَنْ یَتَبَحَّرَ فِی الْفِقْہِ فَلْیَلْزَمْ اَبَا حَنِیْفَةَ وَاَصْحَابَہٗ جو فقہ مین تبحر
چاہے وہ ملازمت کرے امام ابو حنیفہ کی اور اونکے یارونکی اس قول کو امام نووی
اور یافعی اور بہت سے شافعیون نے نقل کیا ہی مرقات مین ذکر ہے کہ اوزاعی نے
بحث کے قصد سے گئے مسئلے امام سے پوچھے سب کا جواب معقول دیا
پوچھا تم نے کہان سے استنباط کیا فرمایا فلانے فلانے احادیث و آثار سے
جو تم نے ہم سے نقل کی ہین اور سب کی استنباط کا طریق بتایا اوزاعی نے
انصاف کیا اور فرمایا ہم عطار ہین تم طبیب ہو اور شمنی نے شرح نقایہ مین لکھا ہی کہ
امام شافعی نے اپنے مسند مین محمد بن حسن سے انہون نے ابو یوسف سے انہون نے
عبد اللہ بن دینار سے انہون نے عبد اللہ بن عمر سے یہہ حدیث نقل کی ہے اَلْوَلَاءُ
لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوْھَبُ ولا اپنایت ہی جیسی اپنایت ہوتی ہی نسب کی نہ
بیچے جائے نہ بخشے جائے ولا کی معنی حق آزادی کا جیسی اپنایت والی نسب کے وارث
ہوتے ہین ایسی ہے جو کوئی غلام لونڈی کو آزاد کرے وہ وارث ہوتا ہی اوسکا
اور اگر وہ نہ ہو تو اوسکے ناتے والے بشرطیکہ اس غلام و لونڈی کے اپنے موجود نہ

روایت کی ہی اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ امام شافعی شاگرد ہین امام محمد کے اور
حقایق شرح منظومہ مین لکھا ہی کہ امام شافعی نے کہا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
اَعَانَنِیْ عَلَی الْفِقْہِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ شکر اللہ کا ہے کہ جسنے فقہ مین مجھکو محمد
بن حسن سے اعانت بخشی اور ابن حجر نے خیرات الحسان مین ذکر کیا ہی جب امام شافعی
نے بغداد مین جاکر امام کی قبر کی زیارت کی اور دو رکعت نماز پڑہی رفع یدین نہین
کیا کہتے ہین وہ رکعتین صبح کی تہین اوسمین قنوت سے نہین پڑہا لوگون نے
اوسکا سبب پوچھا کہا مجھکو شرم کی اس امام کے سامنے بہت خلاف کرنے
سے وہکذا فی المیزان الشعرانی اور مرقات مین لکھا ہے ایک آدمی امام ابو
حنیفہ کو امام شافعی کے سامنے برا کہتا تھا بلاکر کہا ای شخص تو ایسے شخص کو برا کہتا ہے
کہ وہ تین چوتہائی فقہ کا سب کے نزدیک مالک ہے اور ایک چوتہائی
مین سب شریک ہین پوچھا کیونکر فرمایا فقہ آدہی سوال ہی اور آدہی جواب ہی سوال
سب اونکے ایجاد کئے ہوئین اور لوگ سب جوابون مین مخالف نہین بلکہ
بعض ہین پس تخمیناً آدہی جواب اونکے ہی سب کے نزدیک مسلم ہین علی بن عاصم
کہتے ہین اگر ساری جہان کی عقل تولی جائے ابو حنیفہ کی عقل سب سے زیادہ
یعنی اونکے زمانہ مین کذا فی المعدن حسن بن زیاد کہتے ہین کہ امام چار ہزار حدیث
روایت کرتے تھے دو ہزار حماد سے اور دو ہزار اور استادون سے کذا
فی اعلام الاخیار اور امام استخراج مسایل مین بیشتر مشغول رہتے تھے اور یہہ
نہایت اہم تھا اور روایت حدیث کی کم کرتے تھے کہ یہہ کام اور بہت لوگ
سے ہوسکتا ہی کذا فی المرقاۃ امام ابو فضل کرمانی کہتے ہین امام نے

لاکہ مسئلے استخراج کئے ہین اور خطیب خوارزمی لکھتے ہین تراسی ہزار مسئلے نکالے
ہین اڑتیس ہزار عبادات مین باقی معاملات مین اگر یہہ بات نہ ہوتی لوگ گمراہ ہوجاتے
کذا فی طبقات الکفوی عاصم قاری استاذ تھے امام کی قرأت مین جب امام کی فضل
و کمال نے ترقی پائی واسطے استفادہ کے حاضر ہوتے اور کہتے یَا اَبَا حَنِیْفَۃَ
جِئْتَنَا صَغِیْرًا وَجِئْنَاکَ کَبِیْرًا ای ابو حنیفہ تو ہمارے پاس لڑکائی مین آتا تھا
ہم تیرے پاس بوڑہاپے مین آتے ہین کذا فی اعلام الاخیار امام نووی تہذیب مین
اور یافعی مرآۃ الجنان مین لکھتے ہین امام صاحب نے خواب مین دیکھا کہ قبر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہود کر آپکی ہڈیان اپنے سینہ پر جمع کرتا ہون اسکی تعبیر ابن سیرین
سے پوچھوائی تعجب سے کہا یہہ خواب کسنے دیکھا ہی او جواب نہ دیا پھر پوچھا
وہی کہا جب تیسرے بار پوچھا کہا اس خواب کا دیکھنے والا اس زور شور سے
علم کو پہیلائیگا کہ اس سے پہلے کبھی ایسا شخص نہین ہوا اور امام صاحب اپنی
لڑکائی سے نہایت حاضر جواب تھے نقل ہے کہ قیصر روم نے ایک قاصد کو بہت
سا مال دیکر منصور بادشاہ کے پاس بہیجا تا علمای زمانے کو جمع کرکے تین سوال پوچھے
اگر جواب معقول دین تو مال اونپر تقسیم کرین ورنہ مسلمانون سے خراج لے بادشاہ
نے علما و عقلای وقت کو جمع کیا اور ایک عالم تماشے کو آیا امام صاحب نے
لڑکے تھے اپنے باپ کے ساتہہ گئے اور اوس قاصد رومی نے منبر پر چڑھکر پوچھا
کسی کو تاب جواب کی نہ آئی امام صاحب نے اپنے باپ سے اجازت جواب دینے
کی چاہی باپ نے منع کیا جب اوسنے پھر پوچھا تو آپنے مضطرب ہوکر بادشاہ سے
اجازت لیکر اوس قاصد سے کہا کیا تو سایل ہے اسنے کہا ہان فرمایا منبر سے

اوزمین چہر کر جواب دونگا سائل شاگرد ہوتا ہی مجیب استاد شاگرد کا درجہ نیچا
اوستاد کا اونچا تب وہ اتر آپ چڑہے اور فرمایا اب پوچھہ اوسنے پوچھا اللہ
پہلے کیا تہا آپنے فرمایا تو گنتی جانتا ہے کہا ہان فرمایا ایک سے پہلے کونسا
ہی اوسنے کہا وہ سب سے پہلے ہی اوس سے پہلے کون ہوتا فرمایا جب واحد مجازی
لفظی سے کوئی پہلے نہین ہو سکتا تو واحد حقیقی سے پہلے کیونکر ہو سکے پہر او
پوچھا اللہ کا منہہ کدہر ہی فرمایا جب شمع روشن ہوتی ہے اوسکی روشنی کا
کدہر ہوتا ہی اوسنے کہا اوسکی روشنی سب طرف برابر ہے فرمایا جب نور مجازی
کی کوئی جہت مقرر نہین تو نور حقیقی ساری آسمانون اور زمین کا کیونکر کسی جانب
پہر اوسنے پوچھا اللہ اسوقت کیا کرتا ہی آپنے فرمایا اوسکی یہہ شان ہی
سے مشبہ کو منبر سے اوتار کر مجہہ سے موحد کو منبر پر چڑہاتا ہی اس حکایت کو
علامہ کفوی نے خطیب خوارزمی سے نقل کیا ہے اور فتاوی ظہیریہ مین لکہا
ایک بڑے آدمی کے گہر دو ولیمہ کی تقریب مین علما وقت جمع تھے ابہی
دسترخوان پر بیٹہے تھے کہ دفعتاً عورتون مین غل ہوا جب سبب پوچھا تو معلوم ہوا
لوگون نے شبہ سے شب زفاف مین ہر ایک دولہ کی دلہن دوسرے
پاس بہیجے اور ہر ایک نے اپنی بی بی سمجہ کر صحبت کی سفیان ثوری نے کہا
کو اپنے خاوندون پاس جانا قبل عدت کے درست نہین امام صاحب بہی
تھے ابن زیاد نے پوچھا تمہارے نزدیک کیا ہی سفیان ثوری خفا ہو کر
اونکے پاس گیا ہرتا حضرت علی نے جو شبہ سے وطی ہو اسمین یہی حکم فرمایا

ہی جسکے ساتہہ تو نے صحبت کی ہی ہر ایک راضی ہوا امام نے فرمایا تم دونون
اپنی منکوحہ کو طلاق دیکر اپنی مدخولہ سے نکاح کرلو پہر شوق سے صحبت کرو
واسطے کہ جب شوہر قبل خلوت کے طلاق دی تو عدت لازم نہین آتی اور شبہ
جو مدخولہ ہو اوسکے ساتہہ عین عدت مین نکاح اور صحبت درست ہی سفیان
نے پوچھا تم نے یہ کیسا حکم کیا فرمایا اس سے آپس مین دوستی رہیگی عداوت
کی والا اگر عدت تک انتظاری کرتے ہر ایک کے جی مین خیال رہتا کہ اسنے
جورو کے ساتہہ صحبت کی ہے اور شاید کوئی اپنی جورو کو طلاق دے بیٹہتا
مجلس آپکے ذکاوت سے اچنبہے مین رہ گئے اور روض الفائق مین مذکور
ایک عورت نے مسجد مین آکر ایک سیب آدہا سرخ آدہا زرد امام کے سامنے
اپنے اوسکے دو ٹکڑے کرکے حوالہ کیا جب وہ چلی گئی یارون نے پوچھا کہ اسکا
مطلب تہا فرمایا اوس عورت کو حیض کا خون کبہی سرخ کبہی زرد آتا ہے
پوچہتی تہی مین نے بتا دیا جیسا سیب اندر سے سپید ہوتا ہے ایسا پانی صاف
طہر ہے اور ایک دن کا ذکر ہے کہ امام مسجد مین تھے خارجیون نے تلوارین
کر کہا ہم دو بات پوچہتے ہین اگر جواب نہ دیگا تو ہم مار ڈالینگے آپنے فرمایا
کو میان کرو جواب دونگا بولے ہم تیری گردن کے چمڑے کا میان
جواب سمجہتے ہین آپ نے فرمایا پوچہو کہا دو جنازے دروازے پر
ایک شرابی کا جو عین نشے مین مرگیا دوسرا اوس عورت کا جو حرام کا
التی ہی مرگئی یعنے دونون کو حرام سے توبہ نصیب نہین ہوئی اور

تھا اگر ان دونون کو مومن کہینگے جیسا انکا مذہب ہی تو ہم انکو مار ڈالینگے آپنے
فرمایا یہہ دونون کس قوم سے ہین کہا یہود ہین بولے نہین پوچھا نصارے ہین
کہا نہین پوچھا مجوس ہین کہا نہین پوچھا پھر کون ہین کہا مسلمان تب آپنے
فرمایا تم نے اسکا جواب آپ ہی دیا کہا کیونکر فرمایا تم نے خود اقرار کیا وہ مسلمان
ہین پھر کافر کیونکر ہونگے پھر پوچھا یہہ دونون جنتی ہین یا دوزخی فرمایا مین
ان دونون کے حق مین وہ بات کہتا ہون جو حضرت ابراہیم نے انسے بدتر کے حق
مین کہی ہے فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
جو میری تابعداری کرے وہ مجھ سے ہے اور جو نافرمانی کرے پس تو بخشنے والا
ہی اور مین کہتا ہون اونکے حق مین جو حضرت عیسی نے اونسے بدتر کے حق مین فرمایا
ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ
الْحَكِیْمُ اگر تو عذاب کرے نصارے کو تو وہ تیرے بندے ہین اور اگر تو بخشے
اونکو تو تو زبردست حکمت والا ہے جب امام نے یہہ فرمایا وہ سب اپنے مذہب سے تائب
ہوئے اور غرر المضاحک مین مسطور ہی ایک شخص نے امام سے مسجد مین پوچھا
اگر تم نبیذ کو حلال کہتے ہو تو مین ابھی مسجد مین پیتا ہون آپ نے فرمایا تیری
تجھپر حلال ہے یا حرام کہا حلال فرمایا اگر اوسکے ساتھ مسجد مین صحبت کر سکے
تو نبیذ بہی مسجد مین پی اور آثار البلاد و اخبار العباد مین قاضی زبیر سے
منقول ہی کہ ایک شخص کوفے مین ایک آدمی کے پاس امانت رکھکر حج کو گیا
پھرنے کے بعد مانگی تو مکر گیا وہ امام کے پاس بیٹھتا تھا مظلوم نے امام سے
کہا فرمایا ...

امانت نہ دینے والے سے کہا کہ یہہ چند آدمی میرے پاس آئے ہین قاضی کی
تلاش مین اگر تم اس خدمت کو قبول کرو تو ٹھہراؤن اوسنے بظاہر ذرا سا انکار کر
ان لیا پھر آپ نے اوس مظلوم سے بلا کر کہا کہ اب تو جا کر اوس سے کہہ کہ تجھکو
شاید میری امانت سے فراموشی ہوئی ہے خیال کر کہ مین نے فلانے دن اوس
جگہہ تجھکو دی تھی اوسنے اوس خیال سے کہ مبادا لوگون کو میری خیانت پر گمان ہو
اور قاضی نکرین اوسکی امانت پھیر دی جب امام کے پاس آکر قضا کا طالب ہوا فرمایا
یہہ عہدہ تیرے لایق نہین اور فتاوی سراجیہ مین مذکور ہے ایک اعرابی نے
امام سے پوچھا کہ ایک واو سے یا دو واو سے فرمایا دو واو سے اوسنے کہا
بارک اللہ فیک کما فی لا ولا حاضرین نے حیران ہو کر اسکی معنی پوچھے فرمایا تشہد
کو پوچھتا تھا کہ دو واو سے ہی جیسے ابن مسعود کی روایت ہے التحیات للہ
والصلوات والطیبات اوسنے کہا برکت دے تجھے اللہ جیسے لا و للین اور لا ولا
سے اشارہ کیا اس آیت کیطرف مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا
غَرْبِيَّةٍ مگر اس حکایت مین یہہ شک ہے کہ ابی موسی کی روایت مین ایک
واو بھی نہین ہی چنانکہ حدیث کے جاننے والون پر مخفی نہین واللہ اعلم اور کشاف
مین مذکور ہی ایک دفعہ قتادہ کوفے مین آئے لوگ اونکے گرد ہوئے تو فرمایا
جو تمہارا جی چاہے سو پوچھو امام بھی صغرسن وہان موجود تھے کہا پوچھو چیونٹی حضرت
سلیمان کی نر تھی یا مادہ اونکو تامل ہوا امام نے فرمایا مادہ تھی پوچھا کاہی سے
معلوم ہوا آپنے کہا حقتعالی فرماتا ہے قَالَتْ نَمْلَةٌ اگر نر ہوتی قال نملۃ فرماتا
اور تذکرۃ الاولیا مین لکہا ہے ایک شخص حضرت عثمان کے حق مین لفظ یہودی کا

کہتا تہا امام نے اوس سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تو اپنی بیٹی فلانے یہودی کو بیاہ
دے بولا یا امام کوئی مسلمان اپنی بیٹی یہودی کو دیتا ہی فرمایا سبحان اللہ تو
اپنی بیٹی یہودی کو دینا جایز نہین رکہتا پیغمبر کا بیٹی دینا یہودی کو کیونکر جایز رکہتا
ہی تب اوسنے توبہ کی اور مضمرات مین مذکور ہی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے ابو حنیفہ
سے پوچہا کہ مین نے سنا ہی تم میرے دادا کے حدیثین چہوڑ کر قیاس پر عمل
کرتے ہو کہا ای فرزند رسول مین تم سے تین باتین پوچہتا ہون ایک یہہ کہ نماز
بہتر ہی یا روزہ فرمایا نماز کہا اگر مین قیاس پر چلتا تو حیض والی عورتون کو نماز
کے پہیر لینے کا حکم کرتا نہ روزے کا مگر مین حکم کرتا ہون نماز کی معاف ہونے کا
اور روزہ کا قضا کرنے کا دوسری یہہ کہ منی زاید ناپاک ہی یا پیشاب فرمایا پیشاب
اگر مین قیاس ہی معتبر رکہتا تو پیشاب کے بعد غسل کا حکم کرتا منی کے بعد تیسری یہہ کہ
ضعیف ہی یا مرد فرمایا عورت کہا اگر مین نص کو چہوڑ کر قیاس پر چلتا میراث
مین عورت ضعیف کو دونا حصہ دلواتا مرد سے امام باقر نے انسے معانقہ اور مصافحہ
کر کر عذر کیا اور کہا مخالفین عناد سے تمہین متہم کرتے ہین اور میزان شعرانی مین لکہا
ہی کہ ابو مطیع نے کہا کہ مین امام کے پاس کوفے کے مسجد جامع مین تہا کہ سفیان
ثوری اور مقاتل بن حیان اور حماد بن سلمہ اور امام جعفر صادق وغیرہم نے آکر کہا
ہم نے سنا ہی کہ تم دین خدا مین بہت قیاس کرتے ہو ہم تمہارے حال مین اوس
سے خوف کرتے ہین کہ پہلی قیاس ابلیس نے کیا ہے پس امام نے ان سب سے مناظرہ
کیا جمعہ کے صبح سے زوال تک اور اپنا مذہب بیان کیا کہ مین اول قرآن پر عمل
کرتا ہون اگر اوسمین نہ ہو تو حدیث پر اگر اسمین نہ ہو تو اقوال صحابہ پر اور متفق کو مقدم

کرتا ہون مختلف پر اسکے بعد قیاس کرتا ہون سب نے کہڑے ہو کر اونکے ہاتہہ اور گہٹنے
چومے اور کہا انت سید العلما تم سب عالمون کے سردار ہو اور تاریخ ابن خلکان
مین لکہا ہی ابو العباس طوسی منصور بادشاہ کا مصاحب آپ سے عداوت رکہتا تہا
ایک دفعہ اوسنے آپکو بادشاہ کے پاس دیکہکر اپنے دل مین کہا آج انکو قتل کرونگا
پوچہا بادشاہ نے ایک آدمی کی گردن مارنے کا حکم دیا ہی ہم کو اوسکا حال معلوم نہین
تم کیا کہتے ہو امام نے فرمایا بادشاہ کا حکم حق پر ہی یا باطل پر کہا حق پر آپنے فرمایا حکم حق
کو بے پوچہے بجا لایا کر امام صاحب نے اپنے پاس بیٹہنے والے سے کہا اسنے مجہہ
جب
سے دغا کیا تہا مین نے اسی کو گرفتار کیا اور اسی تاریخ مین مذکور ہے کہ ربیع منصور کا مصاحب
آپکا بڑا دشمن تہا ایک روز اوسنے بادشاہ کے سامنے کہا یا امیر المومنین ابو حنیفہ
تمہارا دادا عبد اللہ بن عباس سے عداوت رکہتے ہین اسواسطے کہ انکا مذہب یہہ ہے
کہ جو شخص قسم کہائے پہر ایک دو دن کے بعد انشاء اللہ کہے تو اوسکا استثنا کرنا
درست ہی یعنی قسم اوسپر لازم نہین رہتی اور ابو حنیفہ کہتے ہین اگر استثنا متصل کہے تو
درست ہی ورنہ جایز نہین۔ امام نے فرمایا یا امیر المومنین ربیع کہتا ہی کہ تمہارے
لشکر کا بیعت کرنا تمہارے ہاتہہ پر درست نہین پوچہا کسطرح فرمایا اسواسطے کہ
یہان قسم کہاکر بیعت کر جاتے ہین پہر گہر جاکر انشاء اللہ کہتے ہین تو انکی قسم ٹوٹ جاتی
ہی منصور قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور کہا ای ربیع تو ابو حنیفہ سے معترض نہو جب دربار سے
باہر آئے ربیع نے کہا یا ابو حنیفہ آج تو تم نے میرا خون کیا ہوتا فرمایا نہین بلکہ
تمنے اور مین نے آپ کو تجہکو دونون کو بچایا اور معدن الیواقیت مین لکہا ہی ایک
عالم نے امام سے پوچہا کہ تم کبہی کوئی مسئلہ بتاکر پچہتائے بہی ہو فرمایا ہان ایک دفعہ

لوگون نے پوچھا ایک حاملہ مرگئی ہے اور اوسکے پیٹ مین بچہ پھرتا ہے مین نے
حکم کیا عورت کا پیٹ چاک کر کر بچہ نکال لو مجھکو پھر ندامت ہوئی کہ میت کو مین نے
تکلیف دی خدا جانے وہ بچہ جیا یا نہین اوسنے کہا یا امام آپ کو ندامت کی جگہ
نہین وہ لڑکا یہہ سائل ہے کہ تمہاری برکت سے اللہ نے مجھکو مان کے پیٹ سے نکالا اور
علم دیا اور امام صاحب سے منقول ہی کہ مجھکو اس دعا کی برکت سے اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَسْتَعِیْنُکَ عَلٰی طَاعَتِکَ علم حاصل ہوا اور سید جلال الدین بخاری سے
نقل ہے کہ جو فرائض کے بعد اس دعا کو پڑہے دروازے علم کے اوسپر کھلجائینگے مترجم کو بھی
اپنے اساتذہ سے پہونچا ہی کہ بعد فرائض کے گیارہ بار اول و آخر درود کے ساتھہ پڑہنا
کشایش علم کے واسطے نہایت مفید ہے اب یہان سے بیان ہے آپ کے عبادت
اور پرہیزگاری کا امام غزالی احیا مین لکھتے ہین کہ ابو حنیفہ آدہی رات بیدار رہتے
تھے ایک مرتبہ کہین جانے لگے لوگون نے دیکھکر آپس مین کہا کہ یہہ ابو حنیفہ تمام رات
جاگتے ہین جب سے تمام رات جاگنا شروع کیا اور کہا حیف ہے جو نیک بات میری
طرف نسبت کرین وہ مجھہ مین نہ ہو وہکذا فی طبقات الفقہا للیافعی اور معدن الیواقیت
مین مذکور ہی امام تین سو رکعت نفل رات مین پڑہتے تھے ایک دفعہ ایک عورت نے
راہ مین کہا یہہ شخص پانسو رکعت نفل کے رات مین پڑہتا ہے امام نے سنکر پانسو رکعت پڑہنا
شروع کیا پھر ایکبار راہ مین لڑکون نے امام کو دیکھکر آپسمین کہا یہہ شخص ہزار رکعت
ہر رات مین پڑہتا ہی اور تمام شب بیدار رہتا ہی جب سے ہزار رکعت پڑہتے اور
رات بھر نہ سوتے خطیب نے تاریخ بغدادی مین ذکر کیا ہے امام نے تیس یا چالیس
برس تک عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑہی ہے اور نماز کی کثرت سے گھو

ب کے اونٹ کیسے ہو گئے تھے اور اکثر راتون مین سارا قرآن ایک رکعت مین
کرتے اور رمضان مین ایک سٹھہ ختم کرتے تھے ایک ہر روز ایک پچھلی کو ہر رات
ایک سارے مہینے کے تراویح مین اور امام نووی نے عبد اللہ بن مبارک سے تہذیب
مین نقل کیا ہی کہ امام نے پینتالیس برس تک ایک وضو سے پانچون نمازین پڑہے
ین طحطاوی مین نقل ہے کہ جس جگہہ امام نے وفات پائی ہے وہان ستر ہزار
قرآن ختم کئے تھے اور ملا علی قاری نے مرقات مین سات ہزار ذکر کئے ہین اور
مختار مین مذکور ہے کہ امام صاحب نے پچپن حج کئے ہین اور حق تعالی کو سو مرتبہ
خواب مین دیکھا ایک دن کا ذکر ہے کہ امام نے ایک لڑکے کو پہسلنے کی جگہہ پر دیکھکر
فرمایا خبردار پہسلنا نہین اوسنے کہا مین اگر پہسلونگا خود گر پڑونگا سنبھلنا تمہارا
ہیے کہ عالم کا لغزش کھانا ایک عالم کو خرابی مین ڈالتا ہے اوس دن سے
امام نے اپنے شاگردون سے فرمایا میرے قیاس کے سوا جو قیاس تمہارے
ل مین گذرے بے تکلف بیان کیا کرو جیسے امام ابو یوسف وغیرہ کا بھی قیاس
ری ہوا اور امام نووی نے تہذیب مین سفیان بن عیینہ سے نقل کیا ہے ہمارے
قت مین ابو حنیفہ سے بہت نماز پڑہنے والا کوئی نہین آیا اور میرے
نے اونکے مثل نہین دیکھا اور عبد اللہ بن مبارک سے نقل کیا ہی مسعر کو مین نے
امام کے حلقہ مین علم سیکھتے دیکھا اور وکیع سے نقل کیا ہے کہ امام سے بڑا فقیہ
کو نہین ملا اور ابو بکر بن عباس سے نقل کیا ہی کہ امام صاحب سفیان ثوری کے
ئی کے مرنے مین ماتم پرسی کو گئے تھے سفیان ثوری آپکی تعظیم کو کھڑے ہوئے
ی جگہہ بٹھاکر آپ کے سامنے

سفیان ثوری سے پوچھا ہمکو اس تعلیم و تکریم سے بڑا تعجب ہے اسکا کیا سبب ہی سفیان ثوری نے کہا یہہ شخص علم مین مرتبہ رکھتا ہے اگر اسکی علم کے تعظیم نہ کرون تو انکے بڑے پن کے تعظیم چاہئے اور اگر اسکے بڑے پن کی تعظیم چاہئے اور اگر اسکی بڑے ہونیکی تعظیم نہ کرون تو اسکی فقاہت کی تعظیم چاہئے اور اگر اوسکی فقاہت کی تعظیم نہ کرون تو اسکی پرہیزگاری کی تعظیم چاہئے اور معدن مین مذکور ہی جب امام اپنے عیال کو نفقہ دیتے اوتنا ہی خیرات کرتے اور جب نئے کپڑے پہنتے اوتنی قیمت اہل علم کی تواضع کرتے اور جب کھانا کھاتے اوس سے دو چند فقیر کو دیتے امام صاحب نے ریشمین کپڑے کی جسکو عربی مین خز کہتے ہین سوداگری کرتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بڑھیا نے آکر کہا تھان خریدنے کو آئی ہون ایک تھان دیکھکر کہا مین ضعیف و غریب ہون تمھے یہہ تھان جتنے کو پڑا ہو مجھے دو فرمایا چار درم کو وہ بولی مجھہ سے ٹھٹھہ کرتے ہو میرا بڑا سن ہے فرمایا مین نے دو کپڑے ساتھہ لئے تھے ایک چار درم کم دونون کی قیمت کے برابر بک گیا تو چار درم دیکر لیجا کذا فی التہذیب الامام النووی اور معدن مین ذکر ہے بشر نام ایک شخص آپ کا شریک تھا ایکبار وہ مصر کو گیا آپنے اسکے پاس ستر تھان بھیجے اور لکھا کہ ان تھانون مین ایک ناقص ہے لینے والے سے اطلاع کر دینا جب بشر مال بیچکر پھرا امام نے پوچھا تو نے لینے والے عیب جتا دیا تھا اوسنے کہا مین بھول گیا امام صاحب نے اپنا حصہ نفع سمیت ہزار درم کا تھا شبہ کے سبب سے سب تصدق کر دیا اور ایک شخص آپ کا تھا اسکے محلہ مین کوئی آپ کا شاگرد مر گیا تھا جب ... گئے تو وہ

تھی سب لوگ آپ کے قرضدار کے دیوار کے تلے سایہ مین بیٹھے تھے آپ احتیاط سے نہ بیٹھے اور کہتے ہین کوفے مین ایک بکری جاتی رہی تھی امام نے سات برس تک بکری کا گوشت نہین کھایا اسلئے کہ شاید اوس بکری کا ہو اور سات برس کے تخصیص اسواسطے کہ بکرے کی عمر اکثر اسی قدر ہوتی ہے اور امام محمد پڑھتے وقت بہت خوبصورت لڑکے تھے ایک دفعہ کے سوا آپنے انکو بے داڑہی کا نہین دیکھا ستون کے پیچھے بٹھاکر علم تعلیم فرماتے تھے کذا فی معدن الیواقیت اور ملا علی قاری نے ابن حجر سے امام صاحب کی یہ کرامت نقل کیا ہے کہ ابو یوسف لڑکائی مین اپنے مان سے بھاگ کر امام صاحب کے پاس آئے جب اونکے مان نے آکر شکایت کی آپنے حوالہ کیا پھر بھی ایسا ہی اتفاق ہوا اور ابو یوسف نہایت

تکلیف مین تھے امام صاحب نے فرمایا کَیفَ بِکَ وَاَنتَ تَاکُلُ الفالوذج تیرا کیا حال ہے تو تو فالودہ کھاتا ہے بعد امام صاحب کے جب ابو یوسف ہارون رشید کے پاس پہونچے تو اوسنے فالودہ پیش کیا ابو یوسف ہنسے ہارون رشید نے ہنسی کا سبب پوچھا تب انہون نے یہہ قصہ ذکر کیا اور بعضے نادان لوگ امام صاحب کے فضائل مین نقل کیا کرتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی مذہب حنفی کے موافق حکم کرینگے اور کہتے ہین حضرت خضر نے فقہ حنفی کو سیکھا اور ابو القاسم قشیری کو تعلیم کیا یہہ سب غلط محض اور اسکا اعتقاد کرنا سخت گناہ ہی اصل قصہ کسی ملحد نے بنا کر عوام حنفیہ کو دہوکے مین ڈالا ہے تفصیل ان مضامین اور غلط ہونا اسکا ذخائر المہمات اور اشاعہ مین مذکور ہے اور ملا علی قاری نے ...ب الوردی فی مذہب المہدی مین بھی مفصلاً ذکر کیا ہے ہان اسقدر ثابت ہوا

ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریعت پر موافق
قرآن حدیث کے حکم کرینگے چنانچہ امام سبکی نے ابیات کو اپنے کتاب مین ذکر کیا
ہی اور سبب وفات مین آپ کے اختلاف ہے قول صحیح یہہ ہی کہ بغداد مین حالت
قید مین رحلت فرما ہوئے تفصیل اسکی یہہ ہی کہ شعبی استاد امام کے قاضی تھے
منصور بادشاہ نے اپنے غلامونکو کچھ زمین دی تہی بعضونکو ہبہ کی اور بعضون کو بطور وقف
کے کوتوال کو حکم دیا کہ اسکا کاغذ علما اور قاضی کے مہر سے لکھواوے سارے علما
اور قاضی نے مہر کی جب کاغذ امام کے پاس آیا اور لانیوالے نے کہا کہ بادشاہ کا حکم ہے
اسپر گواہی کرو امام نے فرمایا بادشاہ کہان ہے کہا اپنے گھر فرمایا وہ میرے پاس
آوے یا مین اوس پاس جاؤن تو اوس سے سنکر گواہی کرون کوتوال نے کہا سارے
عالمون اور قاضی نے گواہی لکھدی ہے تو ایک جوان فضول ہے آپنے کہا ہر شخص کا
معاملہ اوسکے ساتھہ ہے جب اوسکی خبر بادشاہ کو پہونچی شعبی کو بلاکر پوچھا گواہی
دیکھنا بھی شرط ہی کہا ہان بادشاہ نے کہا پھر بغیر میرے دیکھے تم نے کیون گواہی کی
کہا مین جانتا تھا کہ تیرا حکم ہے اور تیرے بلانے پر قدرت نہی بادشاہ نے کہا یہہ
بات حق ہے وہ ہی اسی بات پر شعبی کو معزول کیا اور اسپر مشورہ ہوا کہ ابو حنیفہ شریک
سفیان ثوری مسعر بن کدام ان چارون مین کسی کو قاضی کیا چاہیئے چارون کو بلوایا
رستے مین امام نے کہا مین بہانہ کرونگا سفیان ثوری بھاگ جاینگے مسعر مجنون بن
جاینگے مگر شریک پر مجھے یقین بچنے کا نہین سفیان ثوری قضای حاجت کے
بہانے پیچھے چلے گئے وہان کشتی دیکھی ملاح سے کہا اس دیوار پیچھے ایک آدمی
ہے مجھے چھری سے ذبح کیا چاہتا ہے اوسنے کلڑیون مین چھپا دیا ذبح کر

تھا اس حدیث کیطرف مَن جُعِلَ قَاضِیًا بَینَ النَّاسِ فَقَد ذُبِحَ بِغَیرِ سِکّین
اضی ہوا لوگونمین بیشک بغیر چھری کے ذبح کیا گیا سپاہی نے ہرچند ڈہونڈہا سفیان کو نہ
ب یہہ تینون بادشاہ کے پاس پہونچے مسعر نے بادشاہ کا ہاتھہ پکڑ کر پوچھا تو ہی
ہی تیرے اہل و عیال کیسے ہین منصور نے کہا اسکو نکالو یہہ دیوانہ ہی اور امام سے
قضا کا عہدہ قبول کرو امام نے فرمایا مین ایک مرد بزاز ہون کوفے والے
سے کپڑہ مول لیتے ہین اشراف عرب کے میری قضا کو قبول نہ کرینگے بادشاہ نے
علم سے علاقہ رکھتا ہی نسب سے کچھ کام نہین امام نے کہا مین اس کام کے لایق نہین
تا مین اگر سچا ہون تو عدم لیاقت ثابت ہوئی اور جھوٹھہ کہتا ہون تو جھوٹا لیاقت
ا کی نہین رکھتا بادشاہ خاموش ہوا اور انسے معترض نہوا پھر شریک سے کہا تم
ل کرو انہون نے کہا مین سوداوی مزاج اور ضعیف دماغ ہون بادشاہ نے کہا مین
لاج کرونگا اچھا ہو جائیگا پھر اسکو قاضی کیا لیکن بادشاہ کو امام سے قضا کے
ل نہ کرنے سے عداوت ہوئی یہان تک کہ امام کے قتل پر کمر باندہی پر کوئی حیلہ نہین
تا ایک دن وزیرون سے مصلحت کر کر ایک عورت کو سکھلا کر امام کے پاس بھیجا
نے پوچھا میرا خاوند غازی فی سبیل اللہ تھا اسکے پاس ایک گھوڑا تھا مجھکو وصیت
ہے کہ اس گھوڑے کو اس شخص کو دینا جو سب سے زاید خلافت کے سزاوار ہو فرمائے
ہ گھوڑا اسکو دو ن فرمایا جعفر صادق کو جب وہ عورت گئی تب سمجھے کہ سکھانے
ئی تھی حماد کو بھیجا کہ اس عورت کو بلا لا مگر وہ بادشاہ کے کہنے سے جلد نکلکر مالک
س اور عطا ابن رباح سے پوچھنے گئی تھی انسے بھی یہی جواب پایا امام صاحب

مجھکو قتل کرینگے لیکن مین حیلہ کرونگا یقین ہے کہ اس مسئلے کو مالک بن انس
اور عطا ابن ریاح سے بھی بلاکر پوچھینگے مین انکی قول کی تصدیق کرونگا شاید اس حیلہ
نجات پاؤن وہ اسی ذکر فکر مین تھی کہ بادشاہ کا آدمی بلانے کو آیا وہان جاکر مالک
عطا کو بیٹھا پایا بادشاہ نے پہلے امام سے پوچھا تم نے اس عورت کے سوال کا کیا جواب
آپنے اس جواب کا اعادہ کیا اور کہا مجھ سے جعفر صادق بہتر ہین کہ وہ اولاد رسول
سے ہین اور وہ متقی ہین نہ تو اور عالم ہین نہ تو بادشاہ نے مالک او رعطا سے پوچھا
بھی یہی جواب پایا تب حیران ہوکر رخصت کیا جب وہان سے نکلے عطا نے امام صاحب کی
رکاب پکڑکر کہا آج تم نے ہمکو قتل سے بچایا کہ ہمارے موافق جواب دیا الغرض بادشاہ کو اس
جواب سے اور زیادہ کینہ بڑھا یہانتک کہ ایک دن ہتھیار منگواکر امام سے کہا عہدہ قضا کا
قبول کرو امام نے کہا مجھکو ہرگز صلاحیت نہین بادشاہ نے کہا تم جھوٹھ کہتے ہو تم کو
صلاحیت ہی فرمایا اگر یہ قول بادشاہ کا سچ ہے تو عجب ہے کہ بادشاہ جھوٹے کو قاضی
کرے والا میری عدم لیاقت ثابت ہوئی بادشاہ نے قسم کہائی ہین خواہ مخواہ قاضی
کرونگا امام نے قسم کہائی کہ نہ مانونگا ربیع بن یونس دربان نے کہا بادشاہ قسم کھاتے ہین
تم نہین مانتے فرمایا بادشاہ کو قسم کا کفارہ دینا مجھ سے بہت آسان ہے جب اوسنے
بہت اصرار کیا امام نے فرمایا ای امیر المومنین خدا سے ڈر امانت نہ دے مگر اوسکو جو
خدا سے ڈرتا ہو واللہ ما انا مامون الرضا فکیف مامون الغضب
مین خوشی کی حالت مین مامون نہین غصہ مین کیونکر مامون ہونگا جب کسی طرح نہ مانا
قید کیا اور ہر روز دس کوڑے آپ کے سر مبارک پر پڑتے تھے امام نے فرمایا دنیا کا
کھانا آسان ہے آخرت مین لوہے کے گرم گرز دن ہے اور آپکا رد ی مبارک اس

کیا اور دسوین دن جب سو پورے ہوئے تو سر سجدے مین رکھکر انتقال کیا
یہ سانحہ رجب کے مہینے سن ڈیڑہ سو ہجری مین واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون
بعض کہتے ہین دسوین دن زہر سے شہید کیا لوگون کی کثرت سے پانچ مرتبہ آپ
کے جنازہ کی نماز پڑہی گئی اور بغداد مین مقبرہ خیزران کی باب الطاق مین دفن
ہوئی اور سن آپ کا ستر برس کا ہوا۔ کذا فی تاریخ ابن خلکان کہتے ہین کہ امام صاحب
کے تین کتابین تصنیف ہین باقی زبانی منقول ہے۔ ایک کتاب العالم والمتعلم
دوسری کتاب الرسالہ کہ ابو عثمان بستی کو بھیجے تھے تیسری فقہ اکبر کہ آپ کے شاگرد
مطیع نے روایت کی ہے اور بعضے کہتے ہین کتاب مقصود صرف مین بھی لکھی
والله اعلم بحقیقة الحال وصفات الرجال

ف فتح الخلاق للطایف المنن واخلاق مصنفہ نواب مولوی صدیق حسن خان بہادر
بھوپالی صفحہ ۱۴ سطر گیارہ مطبع مفید عام آگرہ۔
امام اعظم رضی اللہ عنہ نے سرے ہی سے کوئی تالیف نہین کی یہہ اونکا غایت تقوی
تھا اونکا علم صدور سے انکے تلامذہ کے لیا گیا ہی وہ بھی مجتہد تھے نہ مقلد۔
صفحہ ۵۵ سطر ۹ - ایک شخص نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر رد کیا تھا ایک
روبیہ اسباب مین لکھکر میرے پاس لایا مین نے اسکو رد کیا اسکی بات نہ سنا
وہ میرے پاس سے چلا گیا اپنے گھر کے سڑہی سے گر پڑا اگر ٹوٹ گئی اب تک وہ
برے اپنے نفس پر بول و براز کرتا ہی نسال اللہ العافیہ۔ اسنے بارہا مجھکو
اپنی عیادت کے لئے بلایا مین اوبا من الامام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ۔ نزدیک اوسکے
گیا کہ جو اونکے حق مین بے ادب ہی مین اوسکا دستدار نہین ہون فقط۔

اب یہان سے کلام مترجم اسکے بعد اس زمانہ آفت نشانہ مین ایک بلای عظیم بدعیان
عمل بالحدیث مین یہ بہی عام ہوگئی ہے کہ وہ بے تکلف کمال جرأت و نہایت بیہودگی
سے الفاظ گستاخانہ کا استعمال حق مین ائمہ کرام مجتہدین کے تحریراً و تقریراً کرتے
ہین۔ مقلدین مذاہب کی تو کچہ بھی حقیقت نزدیک اونکے نہیں ہے وہ تو گویا سرے
ہی سے مسلمان نہین ہین حالانکہ یہہ خصال شرعاً انسان کے لئے موجب ہلاک
کے دارین مین ہین الخ

لواقح الانوار فی طبقات السادۃ الاخیار تالیف امام شعرانی شافعی رح

اس ترجمہ کا نام خیرۃ الخیرہ مترجم نواب صدیق حسن خانصاحب.

مطبوعہ بلدہ آگرہ مطبع مفید عام غرہ رجب سنہ ۱۳۰۴ ہجری نبوی صفحہ ۶۷

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رح سنہ ۸۰ مین پیدا ہوئے سنہ ۱۵۰ مین بعمر ۷۰ سال بغداد مین وفات
پائے انکے زمانہ مین چار صحابی تھے انس بن مالک عبداللہ بن ابی اوفی سہل بن سعد ابوالطفیل
یہ سب کے بعد مرے۔ انپر بابت تولیت قضا کی زبردستی لیگئی سر پر ضرب شدید پہونچی بیچ
ایام مروان مین لاکن قضا قبول نہ کی جب رہا ہوئے کہا مجہکو غم اپنی مان کا اس ضرب سے بھی
اشد تھا۔ احمد بن حنبل جب انکا ذکر کرتے روتے ترحم فرماتے۔ پھر بعد اسکے ابوجعفر منصور نے
اکراہ کیا کوفہ سے بغداد مین بلا بہیجا انہون نے اختیار قضا سے انکار کیا قید ہوئے قید خانہ مین
وفات پائی منصور نے کئی بار جیل سے بلا کر دہمکایا کہا ای منصور اللہ سے ڈر مجہکو والی نکر
مگر جو اللہ سے ڈرے واللہ مین رضا مین مامون نہین ہون پہر غضب مین کسطرح مامون ہونگا
بعض کہتے ہین کہ دو یا تین دن قاضی رہکر چھ دن بیمار پڑے پھر مر گئے سبحان اللہ تقوی
اسکا نام ہے۔

حکایت ابن الجوزی نے ذکر کیا ہی کہ منصور نے ابوحنیفہ[1] رح و ثوری[2] و مسعر[3] و شریک[4]
کو واسطے تولیت قضا کے بلایا تھا ابوحنیفہ رح نے کہا مین تم مین تخمینہ کرتا ہون مین تو حیلہ کرکے
بچ جاؤنگا مسعر احمق بنکر رہا ہوگا سفیان بہاگ جائیگا شریک پہنس جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا
مسعر نے یہ تحامق کیا کہ جب پاس منصور کے گئے کہا کیف حالک وکیف عیالک وکیف حمیرک
وکیف دوابک منصور نے کہا اسکو نکالدو یہ تو دیوانہ ہی سفیان کو جب یہ خبر پہونچی کہ شریک
نے قضا قبول کی انکو چہوڑ دیا اور کہا مجہکو گریز ممکن تہا پہر تو کیون نہ بہاگا ابوحنیفہ رح خوش
لباس خوشبودار کثیر الکرم حسن المواسات تھے جب گہر سے باہر آتے تو خوشبو سے پہچانے
جاتے کہتے تھے جب مین نماز پڑہتا ہون تو اپنے ہر اوستاد و شاگرد کے لئے دعا کرتا ہون شافعی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے لوگ فقہ مین عیال ابوحنیفہ ہین رات کو نہ سوتے نماز پڑہتے جیسے
ایک میخ جم گئی ہو کہتے ہین چالیس برس تک صبح وضوی عشا سے پڑہی قرضدار کے سایہ
دیوار مین نہ بیٹہتے تھے کہتے ہر قرض جو جانب نفع ہو ربا ہے جس جگہہ مرے وہان انہون نے
سات ہزار ختم قرآن کئے تھے۔ قیلولہ درمیان ظہر و عصر کرتے فرماتے قاضی رشوت لینے
سے معزول ہو جاتا ہی اگرچہ امام اسکو معزول نہ کرے۔

حکایت کسی نے پوچھا علقمہ افضل ہین یا اسود کہا واللہ ہم اس لایق بھی نہین ہین
کہ انکا ذکر کرین پہر انمین تفاضل کسطرح کرین۔

حکایت کسی نے بعد موت کے انکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تم سے کیا کیا کہا مجھے
بخشدیا پوچھا علم کے سبب سے کہا ہیہات علم کے لئے شروط و آداب ہین تہوڑے لوگ ہین جو
اسکو بجا لاتے ہین کہا پھر کس بات پر کہا بقول الناس فی ابلیس فی انکے مناقب بہت ہین

کو حق مین ائمہ اربعہ مجتہدین رضی اللہ عنہم کے حسن اعتقاد رکھنا چاہیے بسبب اختلاف فروع مسایل
کسی کے جناب مین بدگمان و بے ادب نہو اسلئے کہ سارے مجتہدین ایک چشمہ شریعت کبری
سے مغترف ہین اقوال مجتہدین مین کوی قول ایسا نہین ہی جو مخالف نص یا اجماع کے ہو ہمارا
اعتقاد حق مین سارے ائمہ کے یہ ہی کہ وہ بے نظر کرنیکی دلیل و برہان مین کوی بات نہین کہتے
تھے جو قول انکا خارج از شریعت خیال کیا جاتا ہے وہ قصور ہمارے فہم و عدم عبور کا اوپر
کتاب و سنت پر ہے - صفحہ ۱۷

پھر طریقہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو مشید بکتاب و سنت بتایا ہے علما سے ثنا و مدح امام کو
نقل و حکایات کیا ہی یہ انکا کمال انصاف و تقوی ہی کہ باوجود شافعی ہونے کے اسقدر طول مدح علم
و کثرت مدح فضایل امام مین دیا ہے سو یہی بات ہمپر اور سارے اہل اسلام پر فرض ہے
کہ ہم اپنی زبان و دل کو محبت جمیع ائمہ مجتہدین سے تر و تازہ رکھین کسی مذہب و طریقہ فقہ کو
طاعن و جارح نہون یہ سارے امام ہمارے پیشوا تھے انہین کے طفیل سے ہمکو قرآن و حدیث
پہونچا ہے انمین ہر شخص مطیع سنت تھا اصول انکے یہ سب ائمہ موافق جماعات صحابہ و تابعین
و تبع تابعین کے ہین - صفحہ ۱۹۹

حکایت ایکدن امام ابو حنیفہ رحمہ دعا کی تھی آسمان سے مائدہ اترا اسطرح پر کہ ان
کو معلوم بھی نہ ہوا -

لطایف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث بنعمۃ اللہ علی الاطلاق
مصنفہ کتاب ہذا امام شعرانی شافعی رح

(اسکا ترجمہ) فتح الخلاق للطایف المنن والاخلاق مترجم نواب صدیق حسن خانصاحب بہادر
(صفحہ ۸۱ اور ۸۲) ایک انعام خدا کا مجھپر یہ ہی کہ جو کوئی میرے شیخ اور امام ...

دوست رکھتا ہی مین اسکو دوست رکھتا ہون اور جو کوئی دشمن رکھتا ہی مین اسکو دشمن رکھتا ہون
یہ قیام ہی ساتھہ حق واجب ان دونون کے اور اگر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ مین انکے اعدا کے ساتھہ
اظہار محبت کرتا ہون تو اسلئے کہ وہ اس محبت کی وجہ سے میری طرف مایل ہو تو مین اسکو ادب
انکے حق مین سکھا دون کچھ انکی خیانت کی راہ سے یہ اظہار نہین کرتا - امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رح
اور سعد بن جبیر رح اسی قدم پر تھے چنانچہ خلیفہ نے امام صاحب کو فتوی دینے سے منع کر دیا تھا ایک
شب انکے بیٹے نے انسے مسئلہ پوچھا اگر مسوڑون مین سے خون نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہی یا
نہین کچھ جواب نہ دیا اور فرمایا اپنے چچا حماد سے پوچھ کیونکہ امام نے مجھکو فتوی دینے سے روکدیا
ہی مین اسکی خیانت پس پشت نہ کرونگا انتہی - مین کہتا ہون شعرانی رح بظاہر منسوب طرف امام
شافعی کے تھے مگر انکے مقام و ادب کو دیکھنا چاہیے کہ عدو امام اعظم رح کے عدو تھے یہی بات ہر مسلمان
پر واجب ہی کہ جو شخص کسی امام کا اسلئے ائمہ اربعہ مجتہدین مین سے دشمن ہو یہ بھی انکو دوست نہ رکھے
بلکہ دشمن جانے اسلئے کہ سب ائمہ مقام ادب و حفظ مرتبہ مین ایک حکم رکھتے ہین اور سب ہمارے
پیشوا تھے ہمنے حق و باطل کو انہین کے طفیل سے تمیز کیا ہے ہم تک دین اسلام انہین کی
سعی و جہد سے پہونچا ہے رضی اللہ عنہم اجمعین انتہی -

کلام المبین فی آیت رحمۃ للعالمین تصنیف مولانا مفتی محمد عنایت احمد

مطبوعہ مطبع نظامی کانپور صفحہ ۶۱

معجزہ از جامع المتاخر - صحیحین مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ جناب رسول صلعم
نے فرمایا کہ اگر دین ثریا پر لٹکا ہوا ہوگا تو بھی کچھ لوگ فارس کے اوسے پالین گے اور ایک روایت
مین ہی کہ آپنے فرمایا اگر علم ثریا پر معلق ہوگا تو کچھ لوگ فارس کے اوسے پالین گے انتہی -

زیعلم پیدا ہونگی سو مطابق اوسکے واقع ہوا حضرت امام ابوحنیفہ رح کہ اولاد ہرمز بن نوشیروان
بادشاہ فارس سے ہین اتنے بڑے عالم و بیندار ہوئے کہ انکے سبب سے نفع عظیم امت
رسول صلعم کو باعتبار دین کے ہوا اور قیامت تک انکا فیض باقی رہیگا
گویا مصداق اتم اس حدیث کے وہی ہین ط

۷ تمت ۹ ۱۳۰

التماس

حسب دستور قاعدہ سرکاری رجسٹر ہوگئی ہی کوئی اسکو بلا اجازت نیازمند کے طبع کا
قصد نفرماوین جسقدر کتاب ہذا مطلوب ہو طلب پر مل سکتے ہین۔ زیادہ خریدار کو
چاہیئے خطوط سے معاملہ کو اپنے طی کرین۔ فی کتاب مقررہ قیمت ۴ ر
جہان یہہ کتاب بکتی ہی اسکا یہہ پتا ہی مدراس ترملکھیری اندرون کماندر دار
نمبر ۲۶ مکان۔ مطبع احمد قلندر میتیال پیٹ در بازار من ارڈی نمبر ۸۸ دوکان
لشکر گاہ بنگلور متصل مسجد ابراہیم دوکان کتب احمد قلندر۔ کتب دیگر
بستان الصالحات در ذکر اولیا جو عورات پاکدامن رحمہ اللہ نثر اردو ۳
سعادت دارین در حقوق و آداب الوین نثر اردو ۲ ر شرح پند لقمان نثر اردو ا
میزان العقاید فارسی نثر مصنفہ شاہ سید ابوالحسن قربی ویلوری قدس سرہ ۲
زاد الآخرت نثر فارسی مصنفہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ۵ ر چہل حدیث منظوم فارسی
مصنفہ شاہ سید کمال الدین عارف باللہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ ر نصاب کمالیہ منظوم ا